خودساختہ رہبرِ قوم کے نام

پروفیسر خالد شبیر احمد

لفظوں کے ہیر پھیر کا تُو ہی تو ہے امام
چھلکے ہے تیری آنکھوں سے خم خانۂ خیام

تیرا ہے گہرا ربط جو نصرانیوں کے ساتھ
ڈوبا ہوا نفاق میں ہے تیرا ہر کلام

طاقت کی تیغ ہاتھ میں تیرے جو آ گئی
کر ڈالا تُو نے اپنے ہی لوگوں کا قتلِ عام

پیرِ مغاں بھی تیری ہی زلفوں کا ہے اسیر
اور مغبچہ بھی تیری اداؤں کا ہے غلام

بیزار ہے جو ہر گھڑی تُو اپنی قوم سے
لیتا ہے کس گناہ کا ہم سب سے انتقام

تجھ کو نہیں ہے واسطہ نام و ناموس سے
بے مُزد تجھ کو مل گئیں ہیں نعمتیں تمام

ہر ایک فتنہ تیرے ہی قدموں سے ہے اُٹھا
فتنہ گری میں تجھ کو ملی شہرتِ دوام

مجھ پر عیاں ہیں تیری سیاست کے خدوخال
ہر اک زباں میں بولتے ہو جھوٹ صبح و شام

کذب و دروغ گوئی میں تُو بے مثال ہے
مرزائے قادیان کا جیسے ہو تُو امام

اپنے مفاد پر ہے تیری ہر گھڑی نظر
ملکی مفاد سے نہیں تجھ کو کوئی کام

تیری تمام سوچ ہی پتھرا کے رہ گئی
دل میں ہوس ہے تیرے تو سر میں خیالِ خام

وعدوں نے تیرے یوں لیا اپنے فریب میں
انصاف و عدل تک ہوئے تیرے ہی زیرِ دام

تیری زباں سے نکلا نہ کوئی بھی حرفِ خیر
بے معنی گفتگو تیری ، مبہم تیرا کلام

قوم اپنی پھنس کے رہ گئی فکرِ معاش میں
تُو نے وصول کر لیے غداریوں کے دام

تُو نے لہو تو پی لیا میرے وجود کا
لے گا زمانہ تجھ سے کبھی اس کا انتقام

مرد و زن نانِ جویں کو ترسے ہے ہر طفل
بے موت مر رہے ہیں یہاں لوگ صبح و شام

اغیار کی نگاہ میں تو معتبر بجا
اہلِ وطن کے دل میں نہیں تیرا کچھ مقام

تیری ستم ظریفیوں کا شاخسانہ ہے
دستور اپنا ہو گیا ہے بے نام ، بے مقام

اونچی اُڑان بخت میں ہوتی نہیں سدا
قدموں کو رکھ زمین پر تو دل کو اپنے تھام

ابنِ زیاد سے بھی فزوں ہیں تیرے ستم
زخموں سے چُور چُور ہے ہر فرد خاص و عام

القصہ! سانحہ ہے تیرا عہدِ اقتدار
تجھ سے نجات پائیں گے نہ جانے کب عوام

اس عہدِ پُر فتن میں ہے اللہ کا کرم
خالد جو راہِ حق پہ ہیں احرار تیز گام